پشاور میں ایک یادگار مناظرہ

خورشید خاور ترجمہ شبہائے پشاور

مُصنف

حجۃ الاسلام وسلطان الواعظین آقائے سید محمد شیرازی

مُترجم

الحاج مولانا سید محمد باقر صاحب باقری رئیس جوارس ضلع بارہ بنکی

تجدید نظر

سید اعجاز محمد (فاضل)

ہدیہ : تین سو روپے

اختصنی بالنبوۃ و جعلنی خیر البریۃ انک لحجۃ اللہ علی خلقہ و امینہ علی سرہ و خلیفۃ اللہ علی عبادہ (یعنی قسم ہے خدا کی جس نے مجھ کو نبوت کے ساتھ مبعوث کیا اور مجھ کو بہترین خلق قرار دیا۔ درحقیقت تم اے علیؑ خدا کی حجت ہو اس کی مخلوق پر اور اس کے امانت دار ہو اس کے راز پر اور خلیفہ خدا ہو اس کے بندوں پر

اس قسم کے اخبار و احادیث صحاح اور آپ کی معتبر کتابوں میں بکثرت وارد ہوئے ہیں جو آپ کی نظر سے گذر چکے ہوں گے یا آئندہ ان کا مطالعہ کریں گے تو تصدیق کریں گے کہ یہ سب اس مجاز کا قرینہ ہیں، پس کلمۂ انفسنا نبی وصی ظاہری و باطنی اور علوی معنوی کمالات میں حضرت علی علیہ السلام کے انتہائی ارتباط و اتحاد پر واضح دلالت کرتا ہے۔ آپ چونکہ صاحب علم و عقل ہیں لہذا امید ہے کہ انشاء اللہ عناد اور ہٹ دھرمی سے الگ رہ کر تسلیم کریں گے کہ آیۂ شریفہ مطلب و مقصود کے اثبات میں ایک قاطع دلیل ہے۔ اور اسی آیت سے آپ کے دوسرے سوال کا جواب بھی دیا جاتا ہے جب ہم ثابت کر چکے علی علیہ السلام سوا نبوت خاصہ اور نزول وحی کے بحکم آیۂ انفسنا خاتم الانبیاء کے ساتھ تمام کمالات میں شریک تھے تو معلوم ہوا کہ آپ کے کمالات و مراتب اور خصائص میں سے جملہ صحابہ اور امت پر افضل ہونا بھی ہے اور نہ صرف صحابہ و امت پر افضل تھے بلکہ اسی آیۂ مباہلہ کی دلیل اور عقل کے حکم سے انبیاء پر بھی بلا استثناء افضل ہونا چاہیئے جیسا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام انبیاء و امت پر افضل تھے۔

چونکہ پیغمبرؐ انبیاء پر افضل ہیں لہذا علیؑ بھی ان سے افضل ہیں

اگر آپ اپنی معتبر کتابیں جیسے احیاء العلوم امام غزالی، شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید معتزلی تفسیر امام فخر الدین رازی تفسیر جار اللہ زمخشری و بیضاوی و نیشاپوری وغیرہ مطالعہ فرمایئے تو دیکھئے گا کہ رسول اکرمؐ سے یہ حدیث نقل کی گئی ہے کہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل (یعنی میری امت کے علماء انبیائے بنی اسرائیل کے مثل ہیں) اور دوسری حدیث میں ارشاد ہے علماء امتی افضل من انبیاء بنی اسرائیل (یعنی میری امت کے علماء انبیائے بنی اسرائیل سے افضل و بہتر ہیں) اس وقت از روئے انصاف کہنا پڑے گا کہ جب اس امت کے علماء محض اس وجہ سے کہ ان کا علم سرچشمۂ علم محمدی کا فیض ہے انبیائے بنی اسرائیل کے مثل یا ان سے بہتر قرار پائے تو علی ابن ابی طالب علیہ السلام تو یقیناً ان سے افضل ہوں گے کیونکہ ان کے لیئے قول رسولؐ کی یہ نص موجود ہے جس کو آپ کے بڑے علماء نے نقل کیا ہے کہ انا مدینۃ العلم وعلی بابہا و انا دار الحکمۃ وعلی بابہا (یعنی میں علم کا شہر ہوں اور علیؑ اس کے دروازہ ہیں، اور میں حکمت کا گھر ہوں اور علیؑ اس کے دروازہ ہیں) اور اس میں ہرگز کوئی شک وشبہ نہیں ہو سکتا خود حضرت علی علیہ السلام سے جب اس موضوع پر سوال کیا گیا تو آپ نے افضلیت کے بعض پہلو ظاہر فرمائے